بسم اللہ الرحمن الرحیم

عورت کا عدت کے دوران میلاد منانے دوسرے گاؤں جانا

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ میری نانو ابھی عدت وفات میں ہیں، وہ بزرگ بھی ہیں اور بیمار بھی، ان کے پاس کسی نہ کسی کا ہونا ضروری ہے، تو جیسے کہ آج مغرب کے بعد 12 ربیع الاول شروع ہوجائے گی، تو مسئلہ یہ ہے کہ جو میری نانو کا گھر ہے، نانو وہاں ہیں، لیکن 12 ربیع الاول کے سارے انتظامات (یعنی لنگر وغیرہ اور بھی کچھ) میرے نانا ابو کے آبائی گھر میں ہوتے ہیں، اور سارے لوگ، ساری فیملی 12 ربیع الاول ادھر ہی جاکر مناتی ہے، لیکن میری نانو عدت میں ہیں، تو کیا ہم ان کو پردے کے ساتھ، کہ کسی بھی غیر محرم کی نظر ان پر نہ پڑے، ادھر لے کر جاسکتے ہیں؟

جواب

آپ کی نانی عدت کے دوران عدت والے گھر سے نکل کر اپنے شوہر یعنی آپ کے نانا کے آبائی گاؤں میں، 12 ربیع الاول منانے کے لئے نہیں جاسکتیں، خواہ ان کو مکمل پردے میں ہی کیوں نہ لے جایا جائے، کیونکہ شرعی قوانین کے مطابق جو عورت عدت میں ہو، اس کا بغیر کسی شرعی ضرورت کے، اس گھر سے نکلنا حرام ہے، جس میں شوہر کی وفات کے وقت رہائش پذیر تھی، اور ربیع الاول کی محفل دوسرے گھر اٹینڈ کرنا کوئی شرعی ضرورت نہیں، کیونکہ ضرورت وہ ہوتی ہے، جس کے بغیر چارہ نہ ہو، لہذا عدت گزارنے والی عورت، عدت والے گھر ہی سے بارہ ربیع الاول کی خوشی میں ایصال ثواب کا اہتمام کرلے، اس کے لیے آبائی گاؤں ربیع الاول منانے کی غرض سے جانا جائز نہیں ہے۔

عدت والی عورت کا اپنے گھر سے باہر نکلنا جائز نہیں، اللہ تعالی قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُیُوْتِهِنَّ وَ لَا یَخْرُجْنَ﴾ ترجمہ: عدت میں انہیں ان کے گھروں سے نہ نکالو! اور نہ وہ آپ نکلیں۔ (پارہ 28، سورۃ الطلاق، آیت 1)

مذکورہ آیت کے تحت تفسیر خازن میں ہے "ولا یجوز للمرأة أن تخرج مالم تنقض عدتها لحق اللہ تعالی فإن خرجت لغير ضرورة أثمت" ترجمہ: اور معتدہ عورت کا باہر نکلنا جائز نہیں جب تک اس کی عدت پوری نہ ہوجائے؛ اللہ پاک کے حق کی وجہ سے، پس **اگر وہ بلاضرورت باہر نکلی تو گنہگار ہوگی۔** (تفسیر خازن، جلد4، صفحہ 306، مطبوعہ: بیروت)

موت کے وقت شوہر نے عورت کو جس گھر میں رہائش دی ہوا سی میں عدت گزارنا لازم ہے، چنانچہ البحر الرائق میں ہے "معتدة الطلاق والموت يعتدان في المنزل المضاف إليهما بالسكنى وقت الطلاق والموت ولا يخرجان منه إلا لضرورة" ترجمہ: طلاق اور موت کی عدت گزارنے والیاں، اس گھر میں عدت گزاریں گی، جو طلاق اور موت کے وقت بطور رہائش ان کی طرف منسوب ہو،

(یعنی طلاق اور موت کے وقت اس میں رہائش پذیر ہوں) اور بلاضرورت اس گھر سے باہر نہیں نکلیں گی۔ (البحر الرائق شرح کنز الدقائق، جلد4، صفحہ259، مطبوعہ: کوئٹہ)

بلاعذر اس گھر سے نکلنا جائز نہیں؛ جیسا کہ ردالمحتار میں ہے "(وتعتدان) أي معتدة طلاق وموت (في بيت وجبت فيه) ولا يخرجان منه (إلا أن تخرج أو يتهدم المنزل، أو تخاف) انهدامه، أو (تلف مالها، أو لا تجد كراء البيت) ونحو ذلك من الضرورات فتخرج لأقرب موضع إليه" ترجمہ: طلاق اور موت کی عدت گزارنے والیاں، اس گھر میں عدت گزاریں گی، جس میں عدت واجب ہوئی، اور وہ دونوں اس سے نہیں نکلیں گی، مگر یہ کہ اسے نکال دیا جائے، یا گھر گر جائے، یا اس کے گر جانے کا اسے خوف ہو، یا اسے اپنے مال کے تلف ہوجانے کا خوف ہو، یا وہ گھر کرائے کا ہو، اور اس کے پاس گھر کا کرایہ نہ ہو، یا اس کی مثل کوئی ضرورت درپیش ہو، تو اس کی وجہ سے اس جگہ سے قریب والی جگہ کی طرف نکلے گی۔ (درمختار مع ردالمحتار، جلد5، صفحہ229، مطبوعہ: کوئٹہ)

صدرالشریعہ بدرالطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: "موت یا فُرقت کے وقت جس مکان میں عورت کی سکونت (رہائش) تھی اُسی مکان میں عدت پوری کرے اور یہ جو کہا گیا ہے کہ گھر سے باہر نہیں جاسکتی اس سے مراد یہی گھر ہے اور اس گھر کو چھوڑ کر دوسرے مکان میں بھی سکونت نہیں کر سکتی مگر بضرورت، آج کل معمولی باتوں کو جس کی کچھ حاجت نہ ہو محض طبیعت کی خواہش کو ضرورت بولا کرتے ہیں وہ یہاں مراد نہیں بلکہ ضرورت وہ ہے کہ اُس کے بغیر چارہ نہ ہو۔" (بہار شریعت، جلد2، حصہ8، صفحہ245، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا اعظم عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-5391

تاریخ اجراء: 24 ربیع الاول 1448ھ/07 ستمبر 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net